Al-Qirtas القرطاس Vol. 4 No.1 (2025)
http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

Some contradictory aspects of the concept of love of ''Ivan Turgenev'' (A Critical Review)

'ایوان ترگنیف' کے ناولوں میں تصورِ محبت کے چند متضاد پہلو (تنقیدی جائزہ)

Dr. Syeda Attiya Khalid
Assistant Prof.,(Urdu). Government college Women University,Sialkot
Email: attiya.syeda@ gcwus.edu.pk

Citation: Dr. Syeda Attiya Khalid (2025). Some contradictory aspects of the concept of love of "Ivan Turgenev" (A Critical Review) Al-Qirtas, 4(1). Retrieved from https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas/article/view/374

Abstract:

Ivan Turgenev is an important Russian novelist of the 18th century. In his novels, a deeply sympathetic and thought-provoking approach to the development of the Russian people emerges as the theme of the narrative. That is why Ivan Turgenev is also called the national novelist. But the paper in question looks at Ivan Turgenev's roles from a new and unique perspective. where his characters are naturalists. There are different kinds of love. Every character in his novels has a unique concept of love. The novelist considers love as a necessity and beauty of life. With regard to the concept of love, he portrays the interplay of sexual love and its significance in human life through his characters. This research-critical paper tries to portray love and imaginary love in front of the characters of most of his novels. So that on this important aspect of human psychology, many mental and sexual behaviors can come to the fore.

روس کی تاریخ میں 1861 ء سے پہلے زمین دار، کاشت کاروں اور مزارعین سے ہر طرح کا کام بلا معاوضہ لے سکتے تھے۔ یہاں تک کے قابل کاشت اراضی کے ساتھ مزارعین کو بھی فروخت کیا جاتا تھا اور ان کے دام بھی فروخت شدہ اراضی میں شامل ہوتے تھے۔ گھریلو اور نجی نوعیت کے کام بھی مزارعین بلا معاوضہ کرتے تھے۔ اس صورتِ حال میں تعلیم یافتہ طبقہ اور خصوصا ادیبوں کا ایک خاص حلقہ، کاشت کاروں کی ذہنی غلامی اور پسماندگی پر غم زدہ تھا۔ وہ اس پسماندگی سے انھیں نکالنا چاہتا تھا، عوام سے محبت اور خصوصاً کسانوں کی بہتری اور انہیں غلامی سے نجات دلانا، یہی اس عہد کے بیشتر ناول نگاروں اور تخلیق کاروں کا موضوع رہا ہے۔ روسی ناول نگار، ایوان سرگے یوچ ترگنیف (۱۸۱۸ء۔۱۸۸۳ء) (1) کا عہد بھی کم و بیش یہی بنتا ہے جو تاریخی اعتبار سے کسانوں اور زرعی نظام کی بہتری کی طرف سفر کرتا ہے۔ ترگنیف کی پہلی نثری تصنیف "شکاری کے مشاہدات" سے لے

http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

کراس کے پہلے ناول "رودِن" تک کم و بیش دس سال کا عرصہ بنتا ہے۔اس عرصے میں ترگنیف اپنے عہد کے سماجی اور تاریخی واقعات سے بے حد متاثر ہوااور اس کی تخلیقی صلاحیت بھی عروج پر نظر آتی ہیں۔1861 کا، یہ وہی زمانہ ہے، جب روس میں جمہوری تحریک نے زرعی اور خانگی غلامی کی سوچ کو بدلنا شروع کیا۔چنانچہ انیسویں صدی کے چوتھے عشرے سے آٹھویں عشرے تک ترگنیف کی تخلیقات تاریخی سر گزشتیں کہی جاسکتی ہیں، جو روس کے معاصر حالات سے وابستہ ہیں۔اس کے ناولوں کے پس منظر میں ہمیشہ روس کی تاریخی اور سماجی فضا موجود رہتی ہے جو ان کے ناولوں میں سلسلہ وار کڑی کی طرح پھیلی ہوئی ہے۔ ترگنیف کے تمام ناولوں میں قومی مسائل کو ہمدردی اور نیک نیتی سے موضوع بنایا گیا ہے۔دیہاتی زندگی کی کہانیاں، فطرت نگاری اور زرعی غلاموں کے لیے ان کی انقلابی سوچ اور ہمدردی نے ان کو جلاوطنی کی زندگی گزارنے پر مجبور کر دیا تھا۔اس حوالے سے انہیں قومی ناول نگار بھی قرار دیا جاتا رہا ہے ۔ خصوصاًان کے ناول" باپ بیٹے"،" دھویں" اور" اچھوتی زمین" کا موضوع براہ راست قومی مسائل اور تعمیر کے خواب سے عبارت ہے۔اسی لیے محمد مجیب نے" روسی ادب" میں ترگنیف کو" قومی ناول نگار" قرار دیا ہے۔(2)

اگرچہ ناقدین نے ترگنیف کی تخلیقات میں ان کی جس فکری جہت کو ہمدردی سے تنقید کا موضوع بنایا، وہ نمایاں طور پر ان کے ہاں قومی مسائل ہیں، لیکن اس مقالے کا موضوع ترگنیف کے تصورِ محبت کی غم آگیں فضا کو پوٹریٹ کرنا ہے جو ان کی تمام افسانوی تخلیقات پر چھائی رہتی ہے۔ قومی اور مقصدی عناصر کے حاوی ہونے کے باوجود وہ محبت اور تصورِ محبت کے حوالے سے اپنے ناول کی بنت کرتے ہیں۔ان کے ناولوں میں محبت ہی وہ واحد ذریعہ ہے جو مقاصد کی تکمیل کا حوصلہ رکھتا ہے۔فطرت اور مناظرِ فطرت کی رنگینی بھی محبت سے اثر پذیر ہوتی ہے۔ترگنیف کے ناولوں میں بعض مقامات پر وطن کے لیے انقلابی سوچ، جذباتی محبت سے آگے نکل جاتی ہے لیکن ان کے بیشتر ناولوں اور افسانوں میں عورت اور مرد کی محبت کو ہی مقصد حیات اور تکمیل ذات قرار دیا گیا ہے۔ جس کا اظہار وہ متن میں بطورِ راوی بھی کرتے ہیں اور کردار کے مکالموں کے ذریعے بھی۔ تصورِ محبت کے حوالے سے ان کے ہاں بعض متضاد پہلو بھی ملتے ہیں۔ جہاں وہ ایک انقلابی سوچ رکھنے والا تخلیق کار ہے وہاں وہ محبت کے لطیف احساسات وجذبات کو بھی پروان چڑھاتا ہے۔ محبت اور تصورِ محبت کے حوالے سے ایک انقلابی کہانی کار کا، رومانوی اندازِ نظر، نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ خصوصاوہ محبت کی حزنیہ فضا پیش کرتا ہے، معاملات محبت کو انسانی زندگی کی بنیادی ضرورت سمجھتا ہے اور دیگر کئی مسائل کو درخورِ اعتنا تصور کرتا ہے۔اگرچہ وہ قومی مسائل کا نباض کہانی کار ہے لیکن اس کے ناول کی رومانوی فضا قاری کو اپنے ساتھ بہالے جاتی ہے، لیکن جہاں کہیں محبت مقصد کی راہ میں حائل ہوتی ہے وہاں وہ مقصد کو ہی اہمیت دیتا ہے۔ معاملات محبت میں دونوں فریق میں سے عموماً کسی ایک فریق کو محبت کی جذباتیت سے الگ رکھتا ہے۔اس طرح ناول میں ایک کشمکش کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں عورت کی نفسیات کو محبت کے حوالے سے اپنے نقطہ نظر سے پیش کرتا ہے ، ترگنیف عورت کے کردار کو نفسیاتی حوالے سے معاملات محبت میں جذباتیت اور جلد بازی کا شکار دکھاتا ہے۔ عورت مرد کی محبت کو بہت جلد تسلیم کر لیتی ہے اور اس پر اعتبار کرکے سپردگی کے مراحل جذباتی انداز میں ایک جست میں طے کر لیتی ہے۔ ترگنیف اگرچہ عورت کی اپنی ذاتی پسند کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ اسکے ہاں عورت کا کردار

Al-Qirtas القرطاس Vol. 4 No.1 (2025)
http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

اس حوالے سے بہت مضبوط ہے کہ وہ اپنی ذاتی پسند و ناپسند رکھتی ہے۔ مسلط کیے ہوئے سماجی رشتوں کے بندھن سے خود کو آزاد کر لینے کی جرآت رکھتی ہے اور ایک بار فیصلہ کر لینے کے بعد اسکو نبھانا جانتی ہے۔ اسکے تمام ناولوں اور تخلیقات میں رومانویت اور فطرت نگاری کے ساتھ ساتھ، شخصی مرقع سازی کے عمدہ نمونے بھی ملتے ہیں۔ ان کے ناولوں کے تمام کردار کسی نہ کسی انداز میں دامِ محبت میں گرفتار نظر آتے ہیں۔ وہ فطرت کی رنگینی کو بحیثیت تخلیق کار آپ محسوس کرتے ہیں اور اپنے کرداروں کے باطن میں بھی یہی فطرت پرستی اور رومانیت کے احساس کو جنم دیتے ہیں۔ زیر نظر مقالے میں ترگنیف کے تصورِ محبت اور اس کے متعدد پہلوؤں کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے، خصوصاً روسی معاشرے میں عورت کے جذباتی رویے، نفسیاتی اتار چڑھاو اور انفرادیت کی جو تصویر کشی ترگنیف کے ہاں ملتی ہے، اسکے متنوع پہلوؤں پر بات کی جائے گی۔

ترگنیف کا پہلا ناول "رودین (Rudin-1856)" "محبت کی غم آگین کہانی کے حوالے سے ایک اہم ناول کہا جا سکتا ہے، یہ روسی عوام کی نفسیات کا نمائندہ ناول بھی ہے، جس کی طرف ترگنیف نے اشارہ کیا ہے۔ زیر مطالعہ ناول "رودین" کا نام ہیرو کے نام پر رکھا گیا ہے۔ لیکن بنیادی طور پر یہ ناول محبت کی ایک حزنیہ کہانی بھی ہے جو ناول کی پوری فضا کو نہ صرف سوگوار بنائے رکھتی ہے بلکہ قومی مسئلے کو رومانویت کے لطیف جذبے میں لپیٹ کر پیش کیا گیا ہے، جس سے قاری کی دلچسپی برقرار رہتی ہے۔ خصوصاً روسی عورت کی نفسیات کی عمدہ تصاویر اس ناول میں ملتی ہیں۔ اس ناول کے موضوع سے متعلق، "پیتروف" لکھتا ہے: "رودین کے سوانح حیات میں انیسویں صدی کے چوتھے عشرے کے اشرافیہ کے ترقی یافتہ دانش وروں کی زندگی اور ان کے روحانی ارتقا کے عمومی خدوخال کا عکس ملتا ہے۔ (یہ انیسویں صدی کے پانچویں عشرے میں منظرِ عام پر آیا۔ اس میں روسی اشرافیہ کے دانش ور حلقوں اور طبقوں کی تصویر کشی حقیقت پسندانہ انداز میں کی گئی ہے۔ اگرچہ 1855ء میں اشرافیہ کا یہ طبقہ فعال نہیں رہا تھا لیکن اس ناول سے دس سال پہلے تک اشرافیہ کا دانش وروں کا یہ طبقہ روسی سماجی زندگی میں فعال کردار ادا کر رہا تھا۔ انیسویں صدی کے چھٹے عشرے میں جب زرعی غلامی کا زوال شروع ہوتا ہے، ترگنیف مذکورہ ناول کے مخصوص کرداروں کے ذریعے اس امر پر روشنی ڈالتا ہے کہ نئی صورتِ حال میں روس میں کس قسم کے لوگوں کی ضرورت ہے۔ روس میں روسی گروہوں میں ایک طبقہ ایسے لوگوں کا تھا، جن کا اخلاقی معیار بلند تھا، آرزوئیں گرم اور جوشیلی تھیں، لیکن ان میں ہمت اور عملی استعداد کی کمی تھی بلکہ وہ لوگ پر جوش تقاریر کرنے کے عادی تو ضرور تھے لیکن عمل سے بالکل محروم تھے: "یہ وہ لوگ تھے جن کا اخلاقی معیار بلند تھا، آرزوئیں گرم تھیں، مگر جو ہمت اور عملی استعداد سے بالکل محروم تھے۔۔۔۔۔۔ یہ لوگ عموماً اس کی طرح خوش حال، تعلیم یافتہ، جہاں دیدہ ہوا کرتے تھے، یورپ کے حالات سے بخوبی واقف، یورپی ذہنی، تحریکوں سے آشنا تھے، اور خوب جانتے تھے کہ یورپ میں کون سے طریقے قومی اصلاح کے لیے اختیار کیے گئے۔ لیکن اس تمام ساز و سامان کے باوجود ان میں ہمت کی اتنی کمی تھی اور جمود یا مجہولیت کی طرف اتنا قوی میلان کہ وہ کوشش اور محنت کو فضول قرار دے کر اپنی کامیابی کی جڑ خود ہی کاٹ دیتے تھے۔"(4) مذکورہ ناول میں بھی ترگنیف نے ایک ایسا ہی کردار پیش کیا ہے جو تعلیم یافتہ، جہاں دیدہ، یورپ کے سماجی حالات سے واقف اور یورپی تحریکوں سے آشنا ہے۔ یہاں تک کہ وہ قومی اصلاحی تحریکوں سے بھی

Al-Qirtas القرطاس Vol. 4 No.1 (2025)
http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

واقف ہے لیکن ان سب کے باوجود وہ ہمت اور عملی استعداد سے محروم ہے۔ناول کا مرکزی کردار "رودین" جمود اور مجہولیت کی طرف راغب ہے جو محنت او کوشش کو کارِ فضول سمجھتا ہے۔اگرچہ اس کردار کی خصوصیات میں اخلاق و آداب، طرزِ معاشرت، گفتگو اور تقریر کی مہارت، بحث و مباحثے کی مشاقیت، وسیع اور قابل تعریف معلومات کا ذخیرہ اور خود اعتمادی کی صفت نمایاں ہے۔ناول نگار روسی عوام کی اس ذہنیت سے بھی واقف ہے کہ وہ مذکورہ خوبیوں کے حامل شخص کے لیے عزت، مہمان نوازی اور تواضع کے دروازے کھلے رکھتے ہیں۔ناول کے آغاز میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک رئیس گھرانے کی نجی تقریب میں "رودین" شرکت کرتا ہے اور چند گھنٹوں کی گفتگو اور بحث و مباحثے میں ہی اس کے متاثر کن اوصاف اہلِ محفل کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں ۔چنانچہ ایک رئیس گھرانہ "رودین" کی خوبیوں سے شدید متاثر ہوتا ہے اور اسے بطورِ مہمان اپنے گھر قیام کی دعوت دیتا ہے۔"رودین" اپنی معاشی حیثیت سے واقف تھا اس لیے وہ بخوشی اس دعوت کو قبول کرتا ہے اور وہاں مستقل رہائش اختیار کر لیتا ہے۔وہ روزی روٹی کی فکر سے بے نیاز صاحبِ خانہ ،خاتون کی عزت افزائی کے سہارے اسی گھر میں ایک فرد کی طرح رہنا شروع کر دیتا ہے۔صاحبِ خانہ خاتون اس کی ذہانت، علمی استعداد، خوش گفتاری اور آدابِ معاشرت کی گرویدہ ہو جاتی ہیں اور اپنے زمین، جائیداد کے مسائل کے حل کے سلسلے میں اس سے مدد اور مشورہ طلب کرتی ہے۔

ناول کا دوسرا اہم کردار ایک سترہ سال کی نوجوان لڑکی "نتالیا" ہے، جو صاحبِ خانہ کی اکلوتی صاحب زادی ہے۔وہ "رودین" کی علمی استعداد سے سب سے زیادہ متاثر ہوتی ہے اور اسے اپنی رہنمائی کے قابل سمجھتی ہے۔رفتہ رفتہ ملاقات کا یہ سلسلہ محبت میں بدلتا جاتا ہے۔آغازِ ملاقات میں "رودن" لڑکی کی محبت میں گرفتار نہیں ہوتا لیکن "نتالیا" کی پرجوش محبت کا جوان جذبہ "رودین" کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔"رودین" کا "نتالیا" کے لیے دوستی کا رویہ بھی جلد ہی محبت میں بدل جاتا ہے۔ایک روز چھپ کر ملاقات کرتے ہوئے صاحبِ خانہ خاتون کا ایک راز دار ان دونوں کی خبر خاتون کو دیتا ہے۔صاحبِ خانہ خاتون اپنی بیٹی "نتالیا" کو محبت سے دستبردار ہونے اور پیچھے ہٹنے کا کہتی ہے اور "رودین" کی معاشی ابتری کے باعث ایک قلاش اور مفلس آدمی سے شادی نہ کرنے پر بضد ہوتی ہے۔لیکن ساتھ ہی ساتھ "نتالیا" کسی صورت بھی "رودین" کو چھوڑنے پر آمادہ نہیں۔اس کے کردار میں وہی جذباتیت ہے جو محبت کے نوجوان لہو کا خاصہ ہوتی ہے۔وہ "رودین" کے تعاون کے سہارے اپنے خاندان کو چھوڑ دینا چاہتی ہے۔اسی سلسلے میں وہ آخری ملاقات کا وقت طے کرتی ہے۔"رودین" باوجود اس کے کہ وہ بھی "نتالیا" کے لیے سنجیدہ اور جذباتی ہوتا ہے لیکن وہ نتالیا کو سمجھاتا ہے کہ اس کا بہتر مستقبل اسی میں ہے کہ وہ اپنی والدہ کی بات مان لے اور اپنے لیے ایک مفلس اور قلاش انسان کا انتخاب نہ کرے۔

"رودین" کو اس بات کا احساس ہے کہ اشرافیہ کا وہ طبقہ جہاں رودن صاحبِ خانہ کی عنایات و التفات کے سہارے مہمان خصوصی ہے، وہ محض اپنی جھوٹی آن بان اور شان و شوکت کا اظہار یہ ہے اور صاحبِ خانہ کبھی بھی اپنی بیٹی "نتالیا" کا رشتہ اس کے ساتھ قبول نہیں کریں گی۔اس لیے وہ خود بھی نتالیا کی طرف محبت کے انداز میں پیش قدمی نہیں کرتا جب نتالیا اس کی طرف مائل ہوتی ہے تو وہ بھی اس کی پرجوش محبت کی کشش محسوس کرتے ہوئے سفرِ محبت میں ہمراہ چل پڑتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ آخری ملاقات میں وہ نتالیا کو لوٹ جانے کو کہتا ہے کیونکہ وہ اس کو، اس کی دل پسند آسائش زندگی

http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

نہیں دے سکتا۔ اگرچہ رودن، نیالیا کی گہری پر جوش جوان محبت کو محسوس کرتا ہے جو کچھ بھی کر گزرنے کے لیے تیار رہتی ہے۔ یہاں ناول نگار "رودن" کو غیر جذباتی اور آدرشی آدمی پیش کرتا ہے جو عملی زندگی میں ناکام رہتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ معاملات کا سنجیدگی اور ہمدردی سے جائزہ لینے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔

اس ناول کے اکثر ناقدین کا خیال ہے کہ 'رودین' ایثار و قربانی کے جذبے سے عاری ہے، وہ لفظوں کا سوداگر ہے اور جذبہ محبت کو نبھانے کا اہل نہیں ہے۔ جب کہ راقم کے خیال میں 'رودین' حقیقی معنوں میں نتالیا کے لیے ایثار و قربانی کی مثال قائم کرتا ہے۔ وہ نتالیا کے بہتر مستقبل کے لیے اس کو سمجھاتا ہے اور اس کی دنیا میں واپس لوٹ جانے کو کہتا ہے۔ جیسا کہ ناول کے آغاز میں ہی ہم دیکھتے ہیں کہ ترگنیف ناول کے مرکزی کردار "رودن " کو ایک حقیقی دانش ور کے طور پر شامل کرتا ہے۔ وہ ناول کا روحِ رواں ہے اور دانش وری، علمی وسعت اور پر جوش باشعور خطابت کے باعث اہل مجلس کا دل جیت لیتا ہے۔ صاحبِ خانہ خاتون شخصیات کے مطالعے اور انسانی نفسیات شناسی کے سبب اسے سر آنکھوں پر بٹھاتی ہے۔ خود نتالیا اسے اپنی رہبری کے قابل سمجھتی ہے۔ اس حیثیت کو ذہن میں رکھتے ہوئے دیکھیں تو 'رودن' حقیقی طور پر دانش ور طبقے کا نمائندہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ خود غرضی کے بجائے نتالیا کی درست سمت میں رہنمائی کرتا ہے۔ وہ نتالیا کی جذباتیت کے ساتھ ساتھ بہنے کے بجائے اسے بہترین مستقبل کی طرف بھیجتا ہے۔ نتالیا کے بارے میں ایک ناقد کا خیال ہے کہ " رودین کے برخلاف وہ" نہ صرف ایثار و قربانی کو سمجھنے کی اہل ہے" بلکہ "خود ایثار و قربانی کرنے کی" صلاحیت بھی رکھتی ہے۔"(5) راقم کے خیال میں حقیقی معنوں میں دیکھا جائے تو 'رودین' ، نتالیا سے زیادہ ایثار و قربانی کے جذبے کو سمجھتا ہے۔ نتالیا اپنی محبت کی کامیابی اور تسکین چاہتی ہے جبکہ 'رودن' اس کے بہتر مستقبل کو ملحوظ خاطر رکھتا ہے۔ جس کے لیے وہ اپنے جذبہ محبت کا گلہ گھونٹ دیتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ وہ اپنے آدرش اور عملی استعداد سے بھی واقف ہے۔

ترگنیف نے اپنے تمام ناولوں میں روسی عورت کی حقیقی تصویر بہت کامیابی سے کھینچی ہے۔ مذکورہ ناول میں صاحبِ خانہ ایک ایسی خاتون ہے جو اپنی رئیسانہ شان و شوکت کے اظہار کے لیے 'رودین' کو مہمان خصوصی اور معاون و مشیر تو بناتی ہے لیکن یہ خاتون محض ظاہر دار ہے جس کی رئیسانہ حیثیت میں روحانی اور اخلاقی گہرائی و گیرائی کا عنصر ناپید ہے۔ وہ کتابوں کا مطالعہ محض معلوماتی اشتہار بازی کے لیے کرتی ہے۔ وہ صاحبِ جاگیر ہے جو انتظامی امور کی نگرانی کرتی ہے۔ وہ زمانہ ساز ہے اور اپنی بیٹی نتالیا کا ہاتھ کسی مفلس اور قلاش انسان کے ہاتھ میں دینے کے لیے تیار نہیں۔ 'رودن' کی تمام ترخوبیوں کے باوجود وہ اسے اپنے خاندان کا حصہ بنانے کے لیے تیار نہیں، سماجی سطح پر وہ اسے اپنے خاندان کے لیے باعث تذلیل سمجھتی ہے۔ مذکورہ ناول میں ایک اور نسوانی کردار بھرپور انداز میں سامنے آتا ہے، جو نتالیا کا کردار ہے، وہ اپنی نو عمری کے باعث فطری تقاضوں سے مجبور ہے اور محبت کے لیے جذباتی رویہ رکھتی ہے۔ وہ محبت کے لیے سب کر گزرنے پر آمادہ ہے، یہاں تک کہ وہ 'رودین' کو اس بات پر آمادہ کرتی ہے کہ وہ نتالیا کو لے کر اس جگہ، خاندان اور علاقے سے دور لے چلے۔ دیکھا جائے تو یہ محبت کا عمومی رویہ ہے جو نوجوان طبقے میں محبت کی جذباتیت کا خاصا ہے۔ ناول کا ایک

Al-Qirtas القرطاس Vol. 4 No.1 (2025)
http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

اہم کردار "لیزنیف" کا ہے جو عملی کاموں کا رجحان رکھتا ہے۔گھر اور جائیداد کا انتظام سنبھالتا ہے اور ترقی یافتہ سماجی خیالات کا نمائندہ ہے۔'رودین' اور 'لیزنیف' دونوں کا میدان عمل مختلف ہے۔'رودن' آدرشی زندگی جیتا ہے لیکن سماجی سطح پر مفلسی کی زندگی گزارتا ہے لیکن ناول کے آخر میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ پیرس کی انقلابی تحریک میں شامل ہو کر مرتا ہے جہاں وہ مزدوروں کے حق میں انقلابی رجحانات کا بول بالا کرتے ہوئے سرخ پرچم سربلند کیے ،گولیوں کا نشانہ بن کر جان دے دیتا ہے۔اس انجام پر نظر ڈالی جائے تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ 'رودین' دلی طور پر پست حوصلگی کا حامل تھا کیونکہ وہ 'لیزنیف' کی طرح کے عملی میدان کا شہسوار نہیں،اس کے عمل کا میدان دوسرا ہے جو خاردار ہوتا ہے اور بہت کم لوگ اس پر چل کر کامیاب ہوتے ہیں۔1848ءمیں جب نپولین سوم نے فرانس میں جمہوریت کے بجائے اپنا ذاتی راج قائم کیا تو'رودین' اسکے خلاف بغاوت میں شریک ہوااور سرخ جھنڈا ہاتھ میں لیے جمہوریت کے فدائیوں کی ہمت بڑھاتے ہوئے، پیرس کی سڑک پر مارا گیا۔اس ناول میں وہ انقلابی مقصدیت کو محبت کی دلفریب رومانویت پر ترجیح دیتا ہے نیز محبت میں محبوب کی بھلائی کو محبت کی اصل روح خیال کرتا ہے۔اس حوالے سے'رودین' کا دانش ورانہ اور حقیقت پسندانہ رویہ قابل ستائش ہے۔'رودین' کی کردار سازی کے ذریعے ترگنیف چوتھے عشرے کے اشرافیہ کی دانش مندانہ فکر اور روحانی ارتقاء کے منازل کا نظارہ کرواتا ہے۔ترگنیف'رودین' کے کردار میں روسی عوام کی کمزوریوں کو نشان زد کرتا ہے۔'رودین،جو انسانیت کی فلاح وبہبود کے خواب دیکھتا ہے۔محبت کے معاملے میں وہ اس رویے پر قائم رہتا ہے لیکن فدائیوں کے ساتھ انقلابی مہم میں اپنی جان دے دینے سے،وہ اس الزام سے بھی بری ہو جاتا ہے کہ وہ بے عملی کا شکار پست حوصلہ آدمی ہے۔حقیقت سے تصادم کی صورت میں وہ شکست کھا کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔اس کے منصوبے بے عملی اور وسائل کی کمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ترگنیف کے ہاں روس کی متحرک تصاویر بنتی ہے۔انکے افکار میں حیاتِ نو کی تڑپ ملتی ہے۔ترگنیف کے ہاں کرداروں کی نفسیات،مشاہدے کی حدود میں سے ابھرتی ہے۔'رودین'کا کردار ترگنیف نے بہت ہمدردی سے تعمیر کیا ہے،ایک طرف'رودین'اس خیال کا اعادہ کرتا ہے کہ روسی زندگی میں علم،آزادی فکر، کلچر اور اصلاحی کاموں کا زمانہ آ چکا ہے۔دوسری طرف'رودن' سماجی زندگی میں کارآمد اور فعال کردار ادا نہیں کر پاتا لیکن وہ اپنی پرجوش خطابت سے نوجوانوں کو اپنا مداح بنا سکتا ہے نیز وہ دلوں میں پسندیدہ خیالات بو دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔یہاں حقیقت نگار ادیب ترگنیف کا استادانہ جوہر بہت خوب صورتی سے سامنے آتا ہے۔ترگنیف ناول میں کسی مقام پر بھی جذباتی انداز میں'رودن' کی ذات کا حصہ نہیں بنتا۔وہ' رودین' کے کردار کی مکمل تشکیل کرتا ہے۔' رودن' ناول میں ایک دانش ور کے طور پر سامنے آتا ہے اور دانشوری کا تقاضا ہے کہ وہ غیر جذباتی انداز میں اپنے وسائل،مسائل اور دیگر افراد کے حالات زندگی کا مشاہدہ،مطالعہ کرتا ہے اور درست اندازے لگاتا ہے۔

ترگنیف کا بنیادی فلسفہ عشق Father and children (باپ اور بیٹے(ناول))میں سامنے آتا ہے۔جب بازاروف(کردار جو کہ ناول کی فضا میں ایک نہلسٹ کے طور پر شامل ہے،ایک ایسا کردار جو علم طب میں کمال حاصل کرنا چاہتا ہے،وہ ہر عقیدے اور نظریے کو عقلی تصدیق اور افادیت کے نقطہ نظر سے پرکھتا ہے اور پہلے سے موجود اخلاقی قاعدے اور اصولوں کو رد کر دیتا ہے۔جنس کو محض عضویات کے افعال تک

http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

محدود رکھتا ہے۔اس کے مطابق عشق ایک ڈھکوسلا ہے۔وہ کسی اخلاقی قاعدے اور اصول کو صحیح اور قابل تقلید نہیں جانتا۔بظاہر عشق کو ڈھکوسلا سمجھتے ہوئے بھی وہ ایک عورت" اودین تسووا" کے دام عشق میں گرفتار ہو جاتا ہے۔لیکن وہ اپنے بنیادی فکری رویے سے مرتے دم تک جڑا رہتا ہے۔وہ اپنے اندر جاگنے والے جذبہ عشق کو دباتا رہتا ہے۔اپنے رومانوی جذبات پر قابو رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔" اناسرگئی ونا" سے بات چیت کے دوران میں رومانی چیزوں کی طرف وہ ہمیشہ سے زیادہ ہی بے نیازی اور بیزاری کا اظہار کرتا لیکن جب اکیلا ہوتا تو اپنے اندر رومانی لہر کو اٹھتے ہوئے محسوس کر کے بد حواس ہو جاتا۔"(6)۔یہ بہت متاثر کن کردار ہے اور ناول کی پوری فضا پر چھا جاتا ہے۔یہ ایسا انوکھا کردار ہے جو ساری زندگی محبت کو جذباتی اور غیر حقیقی و غیر فطری جذبہ سمجھتا رہا۔یہاں تک کے وہ اپنی محبوبہ کے جذبہ محبت کو ٹکرا کر اپنے متعین اور مرتب راستے پر چل نکلتا ہے۔یہاں اس کردار کا متضاد رویہ سامنے آتا ہے،بظاہر تو وہ اپنے اصولوں پر کاربند رہنے کی کوشش کرتا ہے مگر قلبی طور پر اس کے دل و دماغ پر اپنی محبوبہ غالب ہوتی ہے۔ناول کا ہیرو" بازاروف" دراصل نہلسٹ ہے وہ بے دین اور مطلق النعانیت کے نظام کا دشمن ہے۔وہ عقل و ہوش،انفرادیت،حوصلہ مندی اور زبردست قوتِ اردی کا مالک ہے۔یہاں"نہلسٹ"سے ترگنیف کی مراد یہ ہے کہ وہ ترقی یافتہ انقلابی جمہوریت پسند ہے جو دلیل کے بغیر کسی قانون کو نہیں مانتا۔اس لیے مذہب کے عقائد کو بھی رد کرتا ہے۔لیکن جب وہی کردار محبت میں مبتلا ہوتا ہے تو کوئی عقلی دلیل اسے پر سکون نہیں کر سکتی۔وہ جو محبت کو محض 'ہارمونل ایکٹیوٹی' سمجھتا تھا،خود کو کسی عقلی دلیل سے مطمئن نہیں کر سکا۔دراصل"نہلسٹ"انداز فکر انیسویں صدی کی چھٹی دہائی میں پیش کیا گیا۔چنانچہ" بازاروف" بھی نہلسٹ ہونے کے سبب محبت اور جذبہ محبت کو عقل و خرد کی دشمن اور بے کار چیز تصور کرتا ہے۔اسی طرح وہ اپنے ماں باپ کی حقیقی محبت اور شفقت کو بھی وقت کا زیاں اور اپنے عملی کاموں اور مستقبل کے لیے رکاوٹ سمجھتا ہے لیکن مرض الموت کے طاری ہونے پر وہ اپنے والدین سے درخواست کرتا ہے کہ اسے آخری بار"اودین تسووا" (بازاروف کی محبوبہ) سے ملاقات کرنی ہے۔

"اودین تسووا کے پاس ایک آدمی بھجوا دیجیے۔۔۔اناسرگئی ونا کے پاس۔۔۔اس علاقے میں اس کی جاگیر ہے۔۔۔کیا آپ اس کو جانتے ہیں؟" (واسیلی ایوانووچ نے سر ہلایا) " اس سے کہلوا دیجیے کہ یوگینی بازاروف نے سلام کہا ہے اور اس کو بتانا چاہتا ہے کہ وہ مر رہا ہے،کیا یہ کام آپ کرا دیں گے؟(7)"

جب' اودین تسووا' تشریف لاتی ہے تو وہ اپنے والدین سے کہتا ہے کہ اسے کمرے میں اس کی محبوبہ کے ساتھ اکیلا چھوڑ دیا جائے۔

" "الوداع" اس نے اچانک بڑی شدت سے کہا اور اس کی آنکھوں میں آخری روشنی جھلملائی۔۔۔۔"الوداع۔۔۔سنئے۔۔۔اس وقت میں نے آپ کو پیار نہیں کیا تھا۔۔۔اب اس جھلملائے ہوئے چراغ پر پھونک ماریئے،اسے بجھا دیجیے۔"اناسرگئی ونا نے اپنے ہونٹ اس کی بھووں پر رکھ دیئے۔(8)"

Al-Qirtas القرطاس Vol. 4 No.1 (2025)
http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

مذکورہ ناول میں ہی 'بازاروف' کے مذہبی عقائد میں بھی نرمی دیکھی جاسکتی ہے۔جب وہ قریب المرگ ہوتا ہے اور اسے اپنے صحت یاب ہونے کی کوئی امید نہیں ہوتی تو وہ اپنے والد سے کہتا ہے کہ'' آپ کو اور اماں کو چاہیے کہ اس وقت اپنے زوردار مذہبی عقیدے کا پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ یہ اس کو آزمانے کا ایک اچھا موقع ہے۔(9)''

' بازاروف' ایک ایسا نہلسٹ کردار ہے جو عشق کو دماغ کا خلل اور وقت کا زیاں خیال کرتا ہے لیکن اس کے عشق کی اصلیت اس طرح ظاہر ہوتی ہے کہ وہ مرتے وقت اپنی محبوبہ کو ایک نظر دیکھنے کی خواہش کرتا ہے۔ متعلقات حسن میں جس طرف ناول نگار ضرور متوجہ ہوتا ہے،وہ ناول کی ہیروئن یا محبوبہ کی آنکھوں میں آنسو ہیں جو کئی حوالے سے معنویت دیتے ہیں۔ترگنیف کے تمام ناولوں میں جہاں کہیں محبت کے اظہار کا مرحلہ آتا ہے تو وہ محبوبہ کی آنکھوں اور اس کی دل پذیر نظر کا بیانیہ ضرور مرتب کرتا ہے۔قاری کو ناول کی قرآت کے دوران فوراً محسوس ہوتا ہے کہ ناول کے ہیرو میں کہیں ناول نگار آپ چھپا بیٹھا ہے۔ناول'' باپ اور بیٹے'' میں ایک مقام پر وہ محبوبہ کی آنکھوں میں آنسو کو اس انداز میں محسوس کرتا ہے:''جس نے اپنی محبوبہ کی آنکھوں میں ایسے آنسو نہیں دیکھے،جس کے جذبات میں ان آنسوؤں نے ممنونیت اور ندامت کی کسک نہیں پیدا کی،وہ نہیں جانتا کہ اس دھرتی پر انسان کتنا مسرور ہو سکتا ہے۔(10)''

''اس نے آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں میرے چہرے کی طرف اٹھائیں،ہائے،عورت کی محبت بھری نظر!کون اس کی تشریح کر سکتا ہے ؟(11)''

ایک اور ناول میں ناول کا ہیرو''اکادی'' اپنی محبوبہ''کاتیا''سے اظہارِ محبت کرتا ہے،وہ جواب کا منتظر ہوتا ہے،جب 'کاتیا' اثبات میں جواب دیتی ہے تو خود ہی فرطِ جذبات سے رونے لگتی ہے،وہ نہیں سمجھ سکتی کہ ،یہ آنسو اس کی آنکھ میں کیوں آرہے ہیں۔لیکن 'اکادی' یہ آنسو دیکھ کر فرطِ مسرت سے اپنی محبوبہ کو سینے سے لگالیتا ہے۔چنانچہ ناول نگار کے ہاں معاملات محبت میں آنسو جذبات کی ترجمانی کے متاثر کن ہتھیار ہیں۔

ترگنیف کے ایک اور افسانے''آسیہ''میں بھی محبت اور معاملاتِ محبت کو فطرت کی رومان پرور فضا کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔اس افسانے میں ایک نوجوان لڑکی آسیہ کی طوفانی محبت کو دکھایا گیا ہے جو محبوب کے اظہارِ محبت کے منفی ردِ عمل کو برداشت نہیں کر سکتی اور مجبوراً وہ علاقہ چھوڑ جاتی ہے۔ناول نگار جس مقام پر بھی محبت کی پیکر تراشی کرتا ہے،وہاں شدت پسندی کا رویہ دکھاتا ہے ۔ خصوصاً روسی عورت کے ہاں محبت کا مضبوط اور آہنی پیکر تراشا گیا ہے،جو محبت میں جان دے سکتی ہے۔لیکن محبوب کے انکار کو قبول نہیں کر سکتی۔اس کا نسوانی کردار محبت میں اعتدال پسندی کو محبت کی فطرت کے منافی سمجھتا ہے۔'آسیہ ' بھی محبت کا متشدد کردار ہے۔کہانی'' آسیہ''میں ناول نگار ایک مقام پر لکھتا ہے کہ'' کچھ ایسے جذبات واحساسات ہوتے ہیں،جو ہمیں زمیں کے اوپر اٹھا لیتے ہیں۔(12)''

http: https://al-qirtas.com/index.php/Al-Qirtas
E(ISSN): 2709-6076
P(ISSN): 2709-6068

ترگنیف کاایک ناولٹ ‘‘ جھونکے بہار کے ’’ میں 'جیما' اور'سانن' کی پہلی محبت دکھائی گئی ہے۔ یہاں بھی ناول نگار کے احساسات محبت نمایاں طور پر سامنے آتے ہیں۔ چونکہ کہانی کار پہلی محبت کو کائنات کی سب سے پر مسرت چیز سمجھتا ہے وہ اس کہانی میں بھی یہ محبت کا جرآت آمیز وہی رویہ پیش کرتا ہے جو مصلحتِ وقت سے بے نیاز ہوتا ہے اور طوفانوں کا سامنا کرنے کے لیے ہر دم تیار رہتا ہے۔ ترگنیف کے بیشتر ناولوں اور افسانوں میں پہلی ہی محبت کی کیفیات کو قلم بند کیا گیا ہے۔

‘‘دونوں پہلی بار محبت میں گرفتار ہوئے تھے۔ان کے اندر پہلی محبت کا سارا جادو جاگ رہا تھا۔پہلی محبت ایک انقلاب کی طرح ہے۔ روزمرہ زندگی کی یک رنگی ایک آن میں درہم برہم ہو کر رہ جاتی ہے، جوانی مورچے پر آجاتی ہے اور مورچے پر شباب کے تابناک پرچم لہرانے لگتے ہیں اور۔ جو بھی سامنے آئے اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ موت ہو یا زندگی۔ وہ اس کا استقبال گرم جوشی سے کرتے ہیں۔(13)’’

‘‘جھونکے بہار کے ’’ از ترگنیف (افسانوی مجموعے) کی پہلی کہانی بعنوان ‘‘آسیہ ’’ میں بھی وہ آسیہ اور گاگن کی پہلی محبت کا ذکر اسی انداز میں کرتا ہے: ‘‘لیکن وہ اس طرح تمہارے عشق میں کیوں کر گرفتار ہو گئی، یہ میں مانتا ہوں کہ میری سمجھ سے باہر ہے۔ وہ کہتی ہے کہ پہلی نظر میں بھی وہ تمہیں دل دے بیٹھی تھی۔(14)’’

ترگنیف کے تصورِ محبت میں کشمکش کی کیفیت پائی جاتی ہے ۔ اس کے ہاں یہ جذبہ بیک وقت راحت اور سکون بخش بھی ہے اور الجھن اور پریشانی میں مبتلا بھی کیے رکھتا ہے۔ اس کے سبھی کردار محبت پانے کے متمنی بھی ہیں اور اس جذبے سے انکاری بھی ہیں۔ اس کے کرداروں میں یہ کیفیت نفسیاتی عارضے کو جنم دیتی ہے۔ غزل کے اشعار میں محبت کی ایسی کیفیت اور فضا کو تغزل نے سہارا دے رکھا ہے لیکن افسانے میں اسے ابتلا پرور اور سکون آمیز، باہم متضاد رویے کہہ سکتے ہیں۔

ترگنیف کے ہاں محبت کی یہ کیفیت ایسی آکاس بیل کی طرح ہے جو کسی شاداب درخت سے لپٹ جائے تو اس کی شادابی ختم کر دیتی ہے لیکن نفسیاتی اور جذباتی سطح پر انسانی وجود اس سے کنارہ کشی بھی اختیار نہیں کرنا چاہتا۔ محبت اور احساسات محبت ہمیشہ سے انسانی نفسیات کا اٹوٹ حصہ رہے ہیں ۔اس موضوع کی وسعت، فکر کے نئے پہلوؤں سے روشناس کرواتی رہی ہے۔ ماہرین نفسیات نے اسے انسانی وجود کا ایک نا قابل فہم رویہ قرار دیا ہے۔ جس کی مقدار، معیار اور شدت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔اس طرح محبت کے انفرادی اور اجتماعی دونوں پہلو سامنے آتے ہیں۔

ترگنیف کے ہاں محبت کے دو ہی رجحان سامنے آتے ہیں۔اوّل: عورت اور مرد کی جنسی محبت۔ دوّم: اپنے مقصد کی سچی لگن۔اس کی اکثر کہانیوں میں جہاں عورت اور مرد کی باہم محبت، جان پر کھیل جانے کے جذبے سے مملو ہے وہاں اپنے مقصد کی سچی لگن بھی جان دینے پر آمادہ نظر آتی ہے

۔

ترگنیف کا ایک اہم کردار 'اینسار وف' ہے۔ جو ناول " سحر ہونے تک " میں قاری کے سامنے آتا ہے۔ یہ کردار بھی وطن پرست، تعلیم یافتہ، نڈر اور باحوصلہ کردار ہے۔ ناول میں اس کردار کی شمولیت کے ساتھ ہی ناول کی ہیروئن مذکورہ کردار کی محبت میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

ترگنیف کو کرداروں کی نفسیات کو پیش کرنے کا ملکہ حاصل ہے۔ وہ مکالموں کے ذریعے کرداروں کی تصویر کشی کرتا ہے۔ اسلوب میں سادگی اور روانی کا عنصر غالب ہے۔ کیریکٹر کا خاکہ اتارنا اور زندگی کی کیفیتیں بیان کرنا اسکے فن کی میراث ہے۔(15) اگرچہ وہ اپنے کردار سے لاتعلق نظر آتا ہے۔ اس طرح کردار سے لاتعلق رہ کر اس کی تحریر میں ایک خاص تاثیر پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کا اختصار اسکے دردناک مناظر کے اثر کو دوگنا کر دیتا ہے۔

حوالہ وحواشی:

1۔ محمد مجیب، روسی ادب (حصہ دوم)، انجمن ترقی ادب، کراچی، طبع دوم، 1987، ص104

2۔ پیٹروف، "ترگنیف کا ناول، "رودین" (دیباچہ)، مشمولہ، "رودین" (ناول) از ایوان ترگنیف، مترجم، نگارشات، لاہور، 1999، ص9

3۔ پیٹروف، "ترگنیف کا ناول، "رودین" (دیباچہ)، ایضا، ص9

4۔ ایوان ترگنیف، "رودین" (ناول)، نگارشات، لاہور، 1999، ص118-117

5۔ پیٹروف، "ترگنیف کا ناول، "رودین" (دیباچہ)، ایضا، ص5

6۔ ایوان ترگنیف، "باپ اور بیٹے" (ناول)، مترجم، ظ-ص، فکشن ہاوس، لاہور، طبع اول، 1997ء، ص122

7۔ ایوان ترگنیف، "باپ اور بیٹے" (ناول)، ایضا، ص259

8۔ ایضا، ص268

9۔ ایضا، ص259

10۔ ایضا، ص259

11۔ ایوان ترگنیف، "آسیہ" (افسانہ)، مشمولہ، "جھونکے بہار کے" (افسانوی مجموعہ)، مترجم، انور عظیم، مکبہ، ماسکو، طبع ندارد، سن ندارد ص82

12۔ ایوان ترگنیف، "آسیہ" (افسانہ)، مشمولہ، "جھونکے بہار کے" (افسانوی مجموعہ)، ایضا، ص62

13۔ ایوان ترگنیف، جھونکے بہار کے (ناولٹ) مترجم، انور عظیم، مکبہ، ماسکو، طبع ندارد، سن ندارد، ص358

14۔ ایوان ترگنیف، "آسیہ" (افسانہ)، مشمولہ، "جھونکے بہار کے" (افسانوی مجموعہ)، ایضا، ص62

15۔ نوادراتِ منٹو، مرتب، محمد سعید، ادارہ فروغِ مطالعہ، لاہور، طبع اول، مئی 2009ء ص169